خوراک زندگی کے لیے لازم ہے اس طرح "خوراک کا حق" "زندگی پر حق" کی ایک اضافی شکل ہے۔ انسانی حقوق کے شرائط کے مطابق "حق خوداراد یت برائے خوراک" انفرادی اور اجتماعی حقوق کو ابھارتا ہے اور ان حقوق کے حصول کے احساس کو بھی بڑھاتا ہے۔ یہ لوگوں کے خودمختاری اور اپنے حق کے لیے آزادانہ پیش قدمی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ لوگوں کا اپنے انفرادی اور اجتماعی حقوق کے لیے اٹھ کھڑا ہونا دراصل خودمختاری ہے۔

آج کے دور میں "انسانی حقوق" اشرافیہ کے لیے موضوع بحث ہے جبکہ حق خوداراد یت برائے خوراک اس بحث سے آگے نکل چکا ہے۔ اسی لیے لفظ "خودمختاری" استعمال کیا جارہا ہے کہ دیکھایا جاسکے کے یہ نظریہ عوامی ہے۔ "حق خود اراد یت برائے خوراک" دراصل حقیقی جمہوریت کا ایک اصول ہے جس کا مطلب ہے کہ ہر عمل کی ابتدا عوام سے ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو کہ عوامی طاقت اور ان کی خودمختاری کے اظہار کی جگہ فراہم کرتا ہے۔ حق خوداراد یت برائے خوراک کا مطالبہ جمہوریت کو ترقی دیتا ہے جو ایک طویل عرصے سے عوام کا خواب ہے۔

حق خوداراد یت برائے خوراک "لوگوں کے حقوق" اور "منڈی" کے درمیان تضاد کو واضح کرتا ہے۔ یہ نئی آزاد تجارتی حکمت عملیوں کے خلاف ایک قومی اور سامراج مخالف ردعمل ہے۔ یہ دنیا کے لوگوں کو آواز دیتا ہے کہ وہ سامراج کی مسلط کی ہوئی سختیوں جنہیں آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور ڈبلیو ٹی او کے ذریعہ نافذ کیا گیا ہے سے نمٹ سکیں۔ یہ عالمی ادارے دراصل طاقتور ملکوں اور ان کے بڑی بڑی کمپنیوں کے مفادات کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

حق خوداراد یت برائے خوراک کو حاصل کرنے کا مقصد عوامی خوراک اور زرعی پالیسی کو بہتر شکل اور آواز دینا ہے۔ حق خوداراد یت برائے خوراک پالیسی پیروکاری کے لیے ایک حق پرست عوامی طاقت پر مبنی نظریہ ہے جو کہ عوامی جدوجہد کی براہ راست معاونت کرتا ہے۔ حق خوداراد یت برائے خوراک کا مطالبہ ہے کہ آزاد تجارت کی پالیسیاں جو زراعت اور خوراک پر کمپنیوں کے اختیار کو بڑھاتی ہیں کو ختم کیا جائے اور ڈبلیو ٹی او جیسے ادارے کو خوراک اور زراعت کے مسائل سے الگ کردیا جائے۔ اس کے بجائے ایسی پالیسیوں کو نافذ کیا جائے کہ جن کے ذریعہ مقامی زرعی شعبہ، کسان اور صارفین کو تحفظ فراہم ہو۔ مثال کے طور پر زرعی زمین کی اصلاحات نافذ کیے جائیں، پانی، بیج اور قرضہ جات کی فراہمی کی جائے۔ اس کے علاوہ سستی غذا کی درآمدات اور جینیاتی اشیاء کو مقامی منڈی میں آنے سے روکا جائے۔